کیا بد مذہب سیّد ہیں؟

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملّت مفسر اعظم پاکستان

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح

مُفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی نوراللہ مرقدہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

کیا بَد مذہب سَیّد ہیں؟

از

شمس المصنفین، فیضِ ملّت، مُفسرِاعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے۔(شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ الملک الحق المبین و الصلوۃ والسلام علی حبیبہ رحمتہ العلمین و علی الہ الطیبن

و اصحابہ الطاھرین

امابعد! سیّد کہلوانے والوں سے مصافحہ کرنا دور کنار دیکھنا گوارا نہیں بعض احباب نے کہا کہ سیّد کیسا ہو آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے کی وجہ سے واجب التعظیم ہے میں نے کہا کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سر کا تاج ہے ہم آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت وعقیدت اور اُن کی تعظیم و تکریم ایمان کی جان سمجھتے ہیں لیکن بدعقیدگی اور غلط مذہبی خود بتاتی ہے آنصاحب سیّد ہی نہیں اگرچہ ہزار بار خود کو سیّد کہلوائے کیونکہ (بدمذہب سیّد نہیں) ہو سکتا ہے۔ تجربہ شاہد ہے جس سیّد کا عقیدہ بگڑا تو ہمیں یقین ہو گیا کہ اس کی نسب میں کالا کالا ہے یا نطفہ کی خرابی کا نتیجہ ہے چنانچہ آگے چل کر دلائل سے ثابت کر دوں گا (ان شاء اللہ) اسی لئے اس رسالے کا نام بھی یہ ہی رکھا ہے۔

وما توفقی الا باللّٰہ العلی العظیم و صلی اللّٰہ علی حبیبہ النبی الکریم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

۳ جمادی الاول ۱۴۱۱ء

بہاول پور، پاکستان

﴿مقدمہ﴾

ہر سیّد کی تعظیم و تکریم اہلسنت اپنے ایمان و اسلام کی رونق و تازگی تصور کرتے ہیں خواہ وہ خود کو کتنا ہی گرادے یہاں تک کہ لوگ اسے کیسا ہی سمجھے یا وہ بناوٹی سیّد بن کر آئے ہم نسبت سیادت کو سلام کریں گے نہ لوگوں کو غلط فہمی کا تصور اور نہ اس کی بناوٹ کا خیال۔ حضرت خواجہ خواجگان شہنشاہِ ولائیت علامہ مولانا غلام فرید صاحب چاچڑانی قدس سرہ کے ہاں ایک صاحب سیّد کے روپ میں بار بار نظرانے وصول کرتا رہا۔ کسی نے کہا حضرت یہ تو چاچڑاں کے محلے کا کٹانہ ہے۔ آپ نے فرمایا میں کٹانہ کو نظرانہ نہیں دیتا میں نام کی نسبت کے صدقے حقیر سی خدمت کرتا ہوں۔ خدا کرے قبول ہو جائے لیکن اس رسالے میں صرف اور صرف سیّد کی بحث ہے جو صحیح النسب سیّد ہو اور اُس کی علامت یہی ہے کی وہ زادہِ راہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ ہٹ سکے گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ اس کو جادہِ راہ حق سے بھٹکنے ہی نہیں دے گا بد مذہبی کی لعنت کا طوق اُس کے گلے میں پڑے گا جس کا نسب ہی صحیح نہیں ہو گا کیونکہ صدیاں گزریں سادات کرام کی عزت و احترام کو دیکھ کر بہت سے ہوائے نفس کے پھندے میں پھنس کر اپنا نسب چھوڑ کر سیّد بن گئے جب کہ آج ہم آنکھوں سے دیکھ رہیں ہیں قریشی، ہاشمی، علوی۔ اسے ہی کسی بھی اعلیٰ شخصیت کی اولاد ہونے پر شاہ جی کا لقب ملا تو چند سالوں بعد وہ سیّد صاحب ہیں بلکہ ہم نے بہت سے بد قسمتوں کو دیکھا ہے کہ اپنے علاقے سے کہیں دور سکونیت پذیر ہوئے تو اپنی عزت بڑھانے پر سیّد السادات اور مخدوم و المخادم ہیں کچھ دینا و دولت وافر مل گئی تو عوام کے جھکاؤ سے اور اِترائے۔ اگر کوئی صاحب مبالغہ نہ سمجھے تو بہت سے سادات کی گدیوں پر چند گندے ٹکے پھینک کر ان کے شجرہ نسب میں کسی بُزرگ سے نسب ملا کر سیّد ہونے کا سرٹیفکیٹ بنوالائے اب ایسے سیّد صاحب کہ اگر انھیں کوئی سیّد نہ مانے تو مار کھائے اس قسم کے درجنوں بلکہ سینکڑوں حربے استعمال کر کے سیّد بن جاتے ہیں اگر اس قسم کے لوگوں سے کوئی بد مذہب، وہابی، دیوبندی، شیعہ مزارئی وغیرہ یعنی مرتد ہو جائے تو کوئی بڑی بات نہیں ہاں وہ اصل نسب سیّد جسے خونِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شیر بتول رضی اللہ عنہا نصیب ہے۔ اس کے متعلق بد مذہبی کا سُوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اسی لئے جو بد مذہب ہے اور سیّد ہونے کا بھی دعویٰ کرے۔ ہم اسے سیّد نہیں مانے گے نہ ہی اسکی تعظیم و تکریم کریں گیں بلکہ اس کی تعظیم و تکریم سے اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہونگے۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک تم انہیں تھامے رہے میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہوگے ایک اللہ کی کتاب اس میں ہدایت اور نور ہے دوسری میری عِترت (اہل بیت)۔[1]

(فی روایۃ مطان عتوتی سنتی لما ان العترۃ تلزم السنۃ)

1) حدیث کا متن کچھ یوں ہے: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: كِتَابُ اللَّهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلُ بَيْتِي

(السنن الكبرى للنسائي، كتاب الخصائص، باب الحاء، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: «من كنت وليه فعلي وليه»، 437/7، الحديث:8410، مؤسسة الرسالة–بيروت، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

(المعجم الأوسط، باب الحاء، من اسمه حمدان، 33/4، الحديث:3452، دار الحرمين–القاهرة)

فائدہ: اگر ہم بد مذہب کو آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم کر لیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اس کی بد مذہبی کو حق تسلیم کر رہے ہیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آل وعترت کی اتباع کو ضرور قرار دیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ ہم اپنی غلط خیالی کو آگ میں ڈال سکتے ہیں لیکن فرمانے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی غلط تصور نہیں کر سکتے بلکہ تصور رکھنے والے کو جہنم کا ایدھن تصور کریں معلوم ہوا کہ بد مذہب سیّد ہے ہی نہیں۔

سچا سُنّی: مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق سچا سُنی وہی ہے جو سیّدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ عقیدہ رکھتا ہے۔

يا أهل بيت رسول الله حبكم فرض من الله في القرآن أنزله
كفاكم من عظيم القدر إنكم من لم يصل عليكم لا صلاة له
النبى ثريعتى وهم اليه و سيلتى ارجو بهم اعطى غدا باليمين صحيفى

یعنی اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیعت تمہاری محبت اللہ کی طرف سے فرض ہو گئی ہے۔ کہ جو تم پر درود نہ پڑھے اُس کی نماز کامل نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آلِ اطہار میرے لئے ذریعہ نجات ہے اور آل اطہار حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی کا میرے لئے وسیلہ ہے مجھے امید ہے کہ آل پاک کے صدقے میں قیامت کے دن مجھے میرا اعمال نامہ میرے دائیں ہاتھ میں ملے گا۔ روزِ قیامت جب اہلِ بیعت کا سوال ہو گا (جس طرح کے سب صحابہ کا) خاجیون اور ناصبیوں کا جو (اہل بیعت سے قطع نظر) صحابہ سے محبت کا دعویٰ ہے وہ ایسے ہی جھوٹا ہے جیسے شیعوں کا (صحابہ سے قطع نظر) اہل بیت سے محبت کا دعویٰ ہے۔ صحابہ و اہلِ بیعت (رضی اللہ عنہم) دونوں کی محبت جان و ایمان ہے۔ دورِ حاضر کے جملہ اہلسنت کے امام و مجدد اعظیم سیّدنا اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ نے فرمایا۔

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور نجم ہے اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

امام اہل سنت کی سادات اور اہل بیت سے عقیدت کی تفسیلی آگے آرہی ہے۔

اولاد بتول اور سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رضی اللّٰہ عنہ: ہم مقام امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کو حضرت سلطان العارفین، سلطان الفقر سلطان باہو، روح پنجم جو سیر ذات ھو کے مدارج اعلیٰ پر فائز ہیں کی نظر میں دیکھتے ہیں۔ آپ اپنی کتاب "نور الھدیٰ" نمبر ۲۲۱ پر فرماتے ہیں شیخ اور طالب ہر دور کے لئے فرضِ عین ہے کہ سادات کی خدمت میں سرنگوں رہیں جو شخص سادات کو راضی نہیں کرتا اس کا باطن ہر گز صاف نہیں ہوتا اور معرفت الٰہی کو نہیں پہنچتا کیونکہ جو سادات کا خادم ہو وہ آخر مخدوم (قابل تعظیم شخص) ہو جاتا ہے اور جو آلِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اولادِ علی رضی اللہ عنہ اور اولادِ بتول رضی اللہ عنہا کا منکر ہے وہ معرفت سے محروم ہے۔

سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

حضرت سلطان باہو اپنے بارے میں خود میں فرماتے ہیں۔

شد اجازت باہورا از مصطفی خلق را تلقین بکن بہر از خدا
دست بیعت کرد مارا مصطفی ولد خود خوانده است مارا مجتبی
خاک پائیم از حسین و از حسن معرفت گشته است برمن انجمن

یعنی باہو رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت ملی کہ خلقت کو خدا کی رضا کے لئے تلقین کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ہمیں بیعت فرمایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنا بیٹا کہہ کر پکارا اور میں حسین اور حسن علیہم السلام کی خاک پا ہوں معرفت میرے لئے محفل بن گئی ہے۔

عقلِ بیدار میں آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خاک پائیم از حسین و از حسن　　　هر یکے اصحاب با ما انجمن

یعنی میں حسین و حسن رضی اللہ عنہم کے پاؤں کی خاک ہوں اور انہی میں سے ایک بزرگ کے ساتھ میری محفل رہتی ہے۔

اعجوبۂ باھو رضی اللّٰہ عنہٗ: حضور سلطان العارفین سیّدنا باہو رضی اللہ عنہ ہر سال ماہِ محرم میں پہلا عشرہ انتہائی عقیدت و احترام سے ذکرِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا اہتمام فرماتے تھے اور نواسۂ رسول جگر گوشہ بتول صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم کا عرس پاک سنایا کرتے تھے جو آج تک جاری و ساری ہے اکثر لوگ ہی خیال کرتے ہیں کہ مہِ محرم میں حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا عُرس مبارک ہوتا ہے جب کہ حقیقت اس کی منافی ہے در حقیقت محرم میں دس روز تک جاری رہنے والا سالانہ عرس مبارک حضرت باہو کا نہیں بلکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہے جو خود حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کا جاری کردہ ہے۔

باب اَوّل ﴿قرآن مجید﴾

۱۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ۚ (النساء:48)

ترجمہ: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

فائدہ: اس آیت میں قطعی طور (مشرک، کافر، مرتد، بدمذہب، شیعہ، مرزائی، دیوبندی) تمام سے بخشش کی نفی ہے اگر سیّد (برائے نام) مرتد ہو گیا تو اس کی بخشش کہاں۔ اگر احادیث شفاعت اہلِ بیت میں اسے عام رکھا جائے تو اللہ تعالیٰ پر امکان کذب لازم آتا ہے اور وہ بالاتفاق محال ہے اسی پر ہمارا اور مخالفین کا اختلاف ہے اگر سیّد (برائے نام) مرتد کی نجات مان لی جائے تو مسئلہ امکان کذب بھی ماننا پڑے گا۔

۲۔ اَلۡحَقۡنَا بِہِمۡ ذُرِّیَّتَہُمۡ وَ مَاۤ اَلَتۡنٰہُمۡ مِّنۡ عَمَلِہِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ ؕ (الطور:21)

ترجمہ: ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا اور اُن (والدین) کے عمل میں کچھ کمی نہ کی۔

فائدہ: اس آیات میں خانوادہ نبوت کے علاوہ تمام محبوبانِ خدا انبیاء اولیاء کی اولاد کو ان کے ساتھ ملانے کا وعدہ ہے لیکن اس میں بھی ایمان کی شرط پہلے ہے چنانچہ آیت مذکورہ کی ابتدا میں ہے۔

وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ اتَّبَعَتۡہُمۡ ذُرِّیَّتُہُمۡ بِاِیۡمَانٍ (الطور:21)

ترجمہ: اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی۔

اسی وجہ سے پسر (بیٹا) نوح علیہ السلام قطعی طور پر جہنمی ہے کہ وہ اگرچہ اہلِ بیت نبوت میں سے تھے لیکن۔

پسر نوح با بدان بنشست خاندان نبوتش گم شد

یعنی وہ بُرے (کافروں) کے ساتھ بیٹھا (ملا) تو اس کے بیٹے ہونے کی حیثیت (گم) ختم شد۔

۳۔ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا ﴿ۚ﴾ (الاحزاب:33)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتا ہے کہ تم سے بُرائی اور محش چیزوں کو دور رکھے اور تمہیں جس (گناہ کفر وغیرہ) کی میل کچیل سے پاک رکھے۔

فائدہ: اس آیات میں اہلسنت کے نزدیک ازواج مطہرات کے علاوہ آلِ فاطمہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) مراد ہیں یہی موخر الزکا اس تصنیف کا موضوع ہے آیت میں تطہیر بھی مطلق ہے اور اہلِ بیت بھی مطلق اور قرآن کا قاعدہ ہے: المطلق اذا اطلق یراد بہ الفرد الکامل بوقت علے اطلاق مجلق کافر کامل کفر (اوتداد) وغیرہ ہے، اگر اس کے بر خلاف اور وہ اس کے لئے محال ہے اس پر متزلہ اور تو خلف الوعد کے علاوہ اجتماع النقیفین لازل لازم آتا ہے۔

(ا) تطہیر (۲) جس (کفر) یعنی اوتداد اور بد مذہب و محال (وہ محال ہے) کوئی سیّد (برائے نام) مرتد (بدمذہب) کو خاندان نبوت میں شامل کر رہا ہے تو وہ خلف الواعد اور اجتماع النقیفین کو قولِ حق اور سچ ثابت کرے پھر۔

فائدہ: امام المکاشفین عارف باللہ سیّدُنا ابن العربی قدس سرہ نے فرمایا کہ آیات میں تا قیامت سادات کرام حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد (اہل بیت سے ہے) مراد ہے۔[2] (الشرف المو بد از فتوحات مکیہ شریف)

۴۔ اِنَّہٗ لَیۡسَ مِنۡ اَہۡلِکَ ۚ (ھود:46)

ترجمہ: اے نوح علیہ السلام وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں۔

اس کی علّت بتائی: اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیۡرُ صَالِحٍ [3] بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس آیات کے تحت لکھتے ہیں کہ یہاں غیر صالح سے مراد بد عقیدگی بھی ہے کہ یہ دل کا عمل ہے کفار کی صحبت بھی، اس آیات سے معلوم ہوا کہ جو شخص شعیہ، وہابی یا مرزائی ہو جائے وہ سیّد نہیں۔ اگر چہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہو کیونکہ سیّد ہونے کے لئے ایمان ضروری ہے دیکھو کافر بیٹا مومن باپ کی میراث نہیں پاتا۔ قرابت نسبی اگرچہ دینی قرابت سے قری ہے لیکن بغیر قرابت دینی کے نسبی قرابت بے کار ہے۔

۵۔ وَ اَمَّا الۡجِدَارُ فَکَانَ لِغُلٰمَیۡنِ یَتِیۡمَیۡنِ فِی الۡمَدِیۡنَۃِ وَ کَانَ تَحۡتَہٗ کَنۡزٌ لَّہُمَا وَ کَانَ اَبُوۡہُمَا صَالِحًا ۚ (الکھف:82)

ترجمہ: رہی وہ دیوار وہ شہر کے ۲ دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس کے نیچے ان کا خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا۔

فائدہ: حضرت محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نیک بندے کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد کو اور اولاد در اولاد کو اور اس کے کنبہ والوں اور اس کے محلّہ داروں کو اپنی حفاظت میں رکھتا ہے۔

۶۔ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ (الشوري:23)

---

2) (الفتوحات المكية، الباب التاسع والعشرون في معرفة سر سلمان الذي ألحقه بأهل البيت الخ، 298/1، داراالكتب العلمية، بيروت)

3) (ھود:46)

ترجمہ: فرمادیجئے اے لوگوں! میں تم سے اس (ہدایت و تبلیغ) کے بدلے کچھ اجرت وغیرہ نہیں مانگتا سوائے قرابت کی محبت کے۔

حدیث: «قُلْ لا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبى أَيْ: تَحْفَظُونِي فِي أَهْلِ بَيْتِي وَتَوَدُّونَهُمْ بِي» [4]

یعنی لوگو! میں تم سے اس (ہدایت و تبلیغ) کے بدلے کچھ اُجرت نہیں مانگتا۔ سوائے قرابت کی محبت کے اور یہ کہ تم میری حفاظت کرو میرے اہلِ بیت کے معاملے میں اور میری وجہ سے ان سے محبت کرو۔

فائدہ: ہم نے تجربہ کیا ہے کہ جس کا ایمان تابناک ہوتا ہے وہ اہلِ بیتِ وسادات سے محبت کرتا ہے جس کا دل تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے وہ ان سے بغض اور نفرت کرتا ہے۔

باب دوم ﴿احادیثِ مبارکہ﴾

۱۔ سیّدُ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انا قسیم النار۔ [5] (نسیم الریاض، صفحہ ۱۶۳، جلد ۳)

یعنی میں دوزخ بانٹوں گا۔ یعنی دین سے مخرفین (گمراہ لوگوں کا ٹولہ) اور املائے اسلام کو دوزخ میں بھیجنے کا آرڈر دونگا۔ ظاہر ہے کہ آپ اپنی اولاد کو خود دوزخ میں کیسے پھنکیں گے وہی دوزخ میں جائیں گیں جن کا آپ کی اولاد ہونے سے سلسلہ منقطع ہو گیا ہو گا اور ان قطع کا موجب وہی ہیں ارتداد (بدمذہبی اور غلط عقیدگی)۔

قاعدہ: فن حدیث کا قاعدہ ہے جس روایت کا راوی ثقہ ہو اور وہ مروی عن اصحابی ہو لیکن اس میں عقل کو دخل نہ ہو تو وہ حکماً مرفوع حدیث ہوتی ہے۔) [6] نسیم الریاض صفحہ ۱۶۳ جلد ۳ (کیونکہ جب وہ روایت عقل سے وارد ہے تو لا محالہ صحابی کے اجتہاد کو دخل نہیں اسی لئے یہ قول در حقیقت قولِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سمجھا جائے گا۔ اس روایات کو ابنِ اثیر نے لیا ہے اور وہ ثقہ ہیں اور اس روایات میں عقل کو بھی دخل نہیں لہذا ثابت ہوا کہ بدمذہب سیّد نہیں ہو سکتا۔

فائدہ: حضرت ملاّ علی قاری فرماتے ہیں: فقد ورد مرفوعاً: إنما سميت فاطمة لأن الله تعالىٰ قد فطمها و ذريتها عن النار يوم القيامةً. أخرجه الحافظ الدمشقي، وروى النسائي مرفوعاً إنما سميت فاطمة لأن الله تعالىٰ فطمها و محبيها عن النار [7]

یعنی مرفوعاً وارد ہے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ کا فرمان ہے) کہ فاطمہ اس لئے نام رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کی اولاد کو قیامت کے دن آگ سے محفوظ کر دیا ہے یہ روایت حافظ الحدیث ابنِ عساکر دمشقی نے بیان کی امام سنائی حدیث مرفوع روایات کرتے ہیں کہ فاطمہ اس لئے نام رکھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اور ان کے مُحبّین (محبت کرنے والے) کو آگ سے محفوظ کر دیا ہے۔ (شرح فقه الأكبر، صفحه ۱۱۰)

---

4) (فتح القدير .الشوري: 19، 615/4، دار ابن كثير، دار الكلم الطيب دمشق، بيروت، الطبعة: الأولى 1414 ھ)
(الدر المنثور .الشوري: 21-26، 348/7، دار الفكر بيروت)

5) (نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض .القسم الاول في تعظيم العلي الأعظم لقدر النبي صلي الله عليه وسلم، 166/4، دار الكتب العلمية، بيروت)

6) (نسيم الرياض في شرح شفاء القاضي عياض .القسم الاول في تعظيم العلي الأعظم لقدر النبي صلي الله عليه وسلم، 167/4، دار الكتب العلمية، بيروت)

7) (شرح كتاب الفقه الأكبر للإمام أبي حنيفة النعمان .القسم الاول في تعظيم العلي الأعظم لقدر النبي صلي الله عليه وسلم، ص186، دار الكتب العلمية، بيروت)

بھانہ جُورا عذرھا بسیار: ہمارے دور میں وہابیوں، دیوبندیوں نے نجدی بیماری پھیلا دی ہے کہ فضائل و کمالات کی روایات ضعیف موضوع ہیں اور اہلِ بیت کے فضائل کی روایات راوی شیعہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔ فقیر عرض کرتا ہے کہ روایات مذکورہ امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ نے الامن العلیٰ میں بیان فرمائی ہیں اور آئمہ اہلِ سنت سے نقل فرمائی ہیں۔ امام احمد رضا بریلوی فرماتے ہیں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے حضرت شاذان فضلی نے جزرد الشمس میں روایات کیا ہے۔ فقیر نے تحقیق ''ردالشمس'' تصنیف میں تفصیلی عرض کر دی ہے۔

"کیا اس کے باوجود بھی کہا جاسکتا ہے کہ یہ روایات شیعہ روایات ہے؟ کیا حضرت شاذان فضلی، قاضی عیاض، ابنِ اثیر اور علامہ شہاب الدین خفاجی سب ہی شیعہ ہیں"۔ اب بتایا جائے کے بیان کرنے پر الزام میں حافظ ابنِ عساکر دمشقی، امام نسائی اور ملا علی قاری کو بھی شیعہ کہا جائے گا؟ ان حضرات کو شیعہ قرار دینے والا کیا اپنا خوراج کی فہرست میں داخل نہیں کرائے گا؟۔

لطیفہ: مذکورہ بالا عنوان فقیر نے ازراہِ تفنن نہیں بلکہ ایک حقیقت ظاہر کر دی ہے تجربہ کر لیں۔ دُور کی بات نہیں اہلِ سنت نے حدیث: یا جابر ، إن اللّٰہ تعالی قد خلق قبل الأشیاء نور نبیک من نورہ [8] ﴿یعنی اے جابر اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو پیدا فرمایا۔﴾ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت کے اثبات میں پیش کی تو سب سے پہلا جواب یہ ہی کہ اس حدیث کا امام عبد الرزاق نے روایت کیا ہے اور چونکہ وہ شیعہ ہیں اس لیئے نا قابلِ قبول ہے حانکہ ہی بھی ایک غدر (عہد شکنی) ہے ورنہ امام عبد الرزاق اتنا ثقہ ہیں کہ امام بخاری و امام مسلم جیسے آئمہ احادیث کو ان کی ثقاہت پر مکمل اعتماد ہے پھر شیعہ کا لفظ اس دور میں سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے طرف وار کو کہا جاتا ہے اور اس دور میں شیعہ کا لفظ سنی پر ہی اطلاق ہوتا ہے دور کی تبدیلی سے اب کے اصطلاح اور ہے لیکن مخالفین نے دھوکہ دے ہی دیا۔

۲۔ حضور سرورِ دوعالم نورِ مجسم شاہِ نبی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان فاطمة احصنت فحرمها اللّٰه وذریتها علی النار [9]

(رواہ ابو یعلی فی المسند والطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرك)

بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حرمت نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی نسل پر آگ حرام کر دیا۔

فائدہ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صحیح النسب سیّد دوزخ میں نہ جائیگا اور جو سیّد قوم کا مدعی بدمذہب (شیعہ، مرزائی، وہابی) ہو گیا تو اگر وہ بلا توجہ مرا تو سیدھا جہنم میں جائیگا جیسا کہ اللہ نے فرمایا: وَ لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَ هُمْ كُفَّارٌؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا (البقرة: 18)

ترجمہ: اور نہ اُن کی جو کافر مریں اُن کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

انبتاہ: حضور اکرم نورِ مجسم شاہِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو آلِ فاطمہ (رضی اللہ عنہم اجمعین) کو بہشت کی نوید سنائی اور مرتد (بدمذہب) کا اللہ تعالیٰ نے بہشت میں داخلہ قطعی طور پر بند کر دیا ہے اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ بدمذہب سیّد نہیں ورنہ ارشاد گرامی غلط ہو جائے گا اور ہمارا عقیدہ ہے کہ کائنات الٹ سکتی ہے لیکن قولِ رسولِ صلی اللہ علیہ وسلم کسی طریقے سے نہیں بدل سکتا۔

۳۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

---

8) (شرح الزرقانی، المقصد الاول فی تشریف اللّٰہ تعالیٰ له علیه الصلوٰة والسلام، 89/1الی 91، دار الکتب العلمیة، بیروت)

9) (فتاوی رضویه، کتاب السیر، 727/15تا731، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سألت ربي ألا يدخل أحدا من أهل بيتي إلى النار فأعطانيها[10] (ابو قاسم بن بشران فی الامالی)

فائدہ: اہل سنت کے اصول پر نبی علیہ السلام کی دعاضرور مستجاب ہوتی ہے۔(عینی شرح بخاری) جب یہ عقیدہ پختہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاء آلِ فاطمہ رضی اللہ عنہم کے لئے ضرور مستجاب ہوئی ادھر قرآنی فیصلہ ہے کہ مرتد یقیناً جہنمی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ [11]

ترجمہ: یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر دیں اگر بن پڑے اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔

انتباہ: بدمذہب کو سیّد ماننے سے خدا تعالیٰ کے ارشادِ گرامی کا انکار کرنا لازم آئے گا ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی استجاب کو غلط کہنا پڑے گا لیکن کوئی مسلمان ان دونوں باتوں کے خلاف گوارا نہ کرے گا۔

سوال احادیث: مذکورہ تمام آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل نہیں بلکہ صرف حسنین کریمین رضی اللہ عنہما مراد ہیں جیسا کہ امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ تصریح فرمائی ہے؟

جواب: حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ نے تواضعاً فرمایا تھا جس کی تفصیل آئے گی ان شاءاللہ عزوجل۔

فائدہ: امام احمد رضا محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا کہ کافر (مرتد) اس نسل طیب وطاہر سے تھا ہی نہیں، اگرچہ سیّد بنا یا لوگوں میں براہ غلط کہلا تا ہوا اور فرمایا کہ سادات تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں مزید ان کا بیان ان کے فتویٰ میں آئے گا جو چند اوراق کے بعد عرض کروں گا۔ ان شاءاللہ عزوجل۔

باب سوئم ﴿اقوالِ علماء کرام رحمهم اللّٰہ﴾

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللّٰہ علیہ:

آپ نے سادات کرام کے فضائل ومناقب پر مدّلل ضخیم تصنیف "الشرف المؤبد" لکھی ہے آپ کا سادات کرام کے ادب کے بارے میں یہ حال ہے کہ علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کے حوالے سے لکھا کہ جس شخص کی نسبت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہلِ بیت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خانوادے سے قائم ہو اس کا بڑا جرم اور دیانت اور پرہیزگاری سے عاری ہونا اسے نسب علی سے خارج نہیں کردیگا۔[12]

(الشرف المؤبد عربی صہ ۴۶)

---

10) (فيض القدير شرح الجامع الصغير، حرف السين، 4/77، الحديث: 4605، المكتبة التجارية الكبرى – مصر، الطبعة: الأولى، 1356)
(فتاوی رضویہ، کتاب السیر، 15/727تا731، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

11) (البقرة: 217)

12) (الشرف المؤبد لآل محمد، المقصد الثاني: في الكلام علي شرفهم ومزاياهم وما اختصهم الله به دون من عداهم، ص51، المكتبة الثقافية الدينية – القاهرة، الطبعة: الأولى، 1428هـ، 2007م)

سید کی سزا نام غلاظت دھونا ھے: ان کے ادب سادات کی عبارت لکھ کر فرماتے ہیں کہ بعض محققین نے فرمایا، خدانخواستہ اگر کسی سیّد سے زنا، شراب نوشی یا چوری سرزد ہو جائے اور ہم اس پر حد جاری کر دیں تو اس مثال ایسی ہے جیسے کسی امیر بادشاہ کے پاؤں کو غلاظت لگ جائے اور اس کا کوئی خادم اسے دھوڑالے۔[13] (ایضاً)

اظہارِ حق: ایسے باادب علامہ دوران رحمۃ اللہ نے بھی وہی فرمایا جو ہمارا مؤقف ہے اسی کتاب کے صفحہ ۴۶ میں لکھتے ہیں۔

نعم الكفران فرض وقوعه لأحد من أهل البيت والعياذ بالله هو الذى يقطع النسبة بين من وقع منه وبين مشرفه صلى الله عليه وسلم[14]

یعنی معاذ اللہ اگر (بالفرض) اہلِ بیت کے کسی فرد سے کفر سرزد ہو جائے تو اس کی نسبت اسے شرافت بخشنے والی ذاتِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقطع ہو جائے گی۔

صحیح النسب سیّد کی علامت: علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ سیّد صحیح النسب سیّد کی ایک بہترین علامت بتاتے ہیں اسی کتاب کے ایک صفحہ پر لکھتے ہیں کہ میں بالفرض کی قید اس لئے لگائی ہے کہ مجھے تقریباً یقین ہے کہ سیّد صحیح النسب سے کفر واقع نہیں ہو گا جس کے نسب صحیح کا اتصال محبوبِ ربُّ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے یقینی ہو اللہ تعالیٰ اُنھیں اس سے محفوظ رکھے بعض حضرات نے تو یہاں تک کہا ہے کہ جن کی سیادت (سیّد ہونا) یقینی ہے ان سے زنا، لوالت وغیرہ کا وقوع محال ہے کفر کا تو سوال ہی کیا ہے۔[15]

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: صحیح اور سچی سیادت (سیّد ہونا) یہ ہی ہے کہ وہ بدمذہبی تلویث کے علاوہ گناہوں کی گندگی سے بھی پاک ہو اور " وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً "[16] کا تقاضا بھی یہی ہے کہ یہ حضرات ظاہراً وباطناً پاک ہوں۔

امام شاہ احمد رضا خان رضی اللہ عنہ: اہلِ سنت کے مسلم مجددِ اعظم ہیں اور منکرین کو ان کی فقاہت کا اعتراف ہے ان کے فتویٰ سے پہلے ان کی سادات سے نیاز مندی وعقیدت کے واقعات مدنظر رکھیں۔

آداب اہل بیتِ عظام: سادات کرام اور اہل بیت نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے ان کی محبت و تعظیم ہی آپ کی تعظیم ہے۔ فاضلِ بریلوی علیہ رحمۃ کی ذات اس سلسلہ میں بیشتر علمائے کرام سے منفرد نظر آتی ہے مندرجہ ذیل واقعات پڑھنے سے یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔

---

13) ایضاً

14) ایضاً

15) (الشرف المؤبّد لآل محمد. المقصد الثاني: في الكلام علي شرفهم ومزاياهم وما اختصهم الله به دون من عداهم، ص51. المكتبة الثقافية الدينية– القاهرة.الطبعة: الأولى، 1428هـ، 2007م)

16) (الاحزاب:33) ترجمہ: اور تمہیں خوب پاک کردے ستھرا کرکے۔

۱۔ ایک کم عمر صاحبزادے خانہ داری کے کاموں میں امداد کے لئے کاشانہ اقدس میں ملازم ہوئے بعد میں معلوم ہوا کہ سیّد زادے ہیں لہٰذا گھر والوں کو تاکید کی کہ خبر دار کہ صاحبزادے صاحب سے کوئی کام نالیا جائے کہ مخدوم زادہ ہیں کھانا وغیرہ اور جس چیز کی ضرورت ہو پیش کی جائے چنانچہ حسبار شاد تعمیل ہوتی رہی کچھ عرصے بعد وہ صاحبزدے خود ہی تشریف لے گئے۔

یہ اعلی حضرت علیہ رحمتہ کے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم ہے۔

۲۔ ایک دفعہ ایک صاحب نے اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کوئی استاد کسی سیّد زادے کو مار سکتا ہے یا نہیں تو آپ نے فرمایا" قاضی حدود الھیہ قائم کرنے پر مجبور ہے کہ اس کے سامنے اگر کیسی سیّد حد ثابت ہوئی تو باوجود یہ کہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگئے لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت کرے کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی اسے صاف کر رہا ہوں تو قاضی جس پر سزا دینا فرض ہے اس کو یہ حکم

تابه معلم چه رسد

اعلی حضرت رضی اللہ عنہ کا کتنا پاک عقیدہ ہے اس والہانہ محبت وعقیدت کا اظہار ان کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا　　　تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

پرانے شہر بریلی کے ایک محلّہ میں آج صبح ہی سے ہر طرف چہل پہل تھی دلوں کی سرزمین پر عشقِ رسالت کا کیف وسرور کالی گھٹاؤں کی طرح برس رہا تھا۔ نام ودر کی آرائش، گلی کوچوں کا نکھار رہ گزاروں کی صفائی اور دور دور تک رنگین جھنڈیوں کی بہار ہر گزرنے والے کو اپنی طرف متواجہ کر رہی تھی معلوم ہوا کہ دینائے اسلام کی عظیم ترین شخصیت دین کے مجدد، اہل سنت کے امام، عشقِ رسالت کے گنج گراں مایہ اعلی حضرت فاضلِ بریلوی آج تشریف لانیوالے ہیں ان کے خیر مقدم کے لئے یہ سارا انتظام ہو رہا ہے۔

چنانچہ امام اہلِ سنت کی سواری کے لئے پالکی دروازے کے سامنے لگادی گئی تھی سینکڑوں مشتاقانِ دیدار انتظار میں کھڑے تھے وضو سے فارغ ہو کر کپڑے زیب تن فرمائے عمامہ باندھا اور عالمانہ وقار کے ساتھ باہر تشریف لائے چہرہ انور سے فضل وتقویٰ کی کرن پھوٹ رہی تھی شب بیدار آنکھوں سے فرشتوں کا تقدس برس رہا تھا طلعت جمال کی دلکشی سے مجمع پر ایک رقت انگیز بے خودی کا عالم طاری تھا گویا پروانوں کے ہجوم میں ایک گل رعنا کھلا ہوا تھا بڑی مشکل سے سواری تک پہنچے۔ پابوسی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد کہاروں نے پالکی اُٹھائی آگے پیچھے داہنے بائیں نیاز مندوں کی بھیڑ ہمراہ چل والے مجمع بھی وہیں رک گیا۔ اضطراب (بے چینی) کی حالت میں باہر تشریف لائے کہاروں کو اپنے قریب بلایا اور بھرائی ہوئی آواز میں دریافت کیا آپ لوگوں میں کوئی سیّد "آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو نہیں ہے؟ اپنے جد اعلی کا واسطہ سچ بتایئے میرے ایمان کا زوق "لطیف تنوجاناں" کی خوشبو محسوس کر رہا ہے۔ اس سوال پر اچانک ان میں سے ایک شخص کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا پیشانی پر غیرت وپشیمانی کی لکیریں ابھر رہنے کے بعد نظر جھکائے ہوئے دبی زبان سے کہا۔ مزدور سے کام کیا جاتا ہے ذات پات نہیں پوچھا جاتا۔ آہ آپ نے میرے جد اعلی کا واسطہ دے کر میری زندگی کا ایک سربستہ راز فاش کر دیا۔ سمجھ لیجئے میں ایک مرجھایا ہوا پھول ہوں۔ جس کی خوشبو سے آپ کی مشال جان معطر ہے رگوں کا خون نہیں بدل سکتا۔ اس لئے آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہونے سے انکار نہیں ہے لیکن اپنی خانماں برباد زندگی کو دیکھ کر یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے چند مہینے سے آپ کے اس شہر میں آیا ہوں کوئی ہنر نہیں جانتا کہ اسے اپنا ذریعہ معاش بنالوں۔ پالکی اٹھانے والوں سے رابطہ قائم کرلیا ہر روز سویرے ان کے جھنڈ میں آکر بیٹھ جاتا ہوں اور شام کو اپنے حصے کی مزدوری لے کر اپنے بال بچوں میں لوٹ جاتا

ہوں ابھی اس کی بات تمام بھی نہیں ہوئی تھی کہ لوگوں نے پہلی بار تاریخ کا یہ پہلا حیرت انگیز واقعہ دیکھا کہ عالمِ اسلام کے ایک مقتدر امام کی دستار اس کے قدموں پر رکھی ہوئی تھی اور برستے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر التجا کر رہا تھ۔ معزز شہزادے! میری گستاخی کو معاف کر دو۔ لاعلمی میں یہ خطا سرزد ہوگئی ہے ہائے غضب ہو گیا جن کے کفش پا(نعلین) کا تاج میرے سر کا سب سے بڑا اعزاز ہے ان کے کاندھے پر میں نے سواری کی۔ قیامت کے دن اگر کہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا کہ احمد رضا! کیا میرے فرزندوں کا دوش نازنین اسی لئے تھا کہ وہ تیری سواری کا بوجھ اٹھائیں تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس وقت بھرے میدان حشر میں میرے ناموسِ عشق میں کتنی بڑی رسوائی ہوگی"

آہ!! اس ہولناک تصور سے کلیجہ شک ہوا جارہا ہے دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ جس طرح ایک عاشق دلگیر روٹھے ہوئے محبوب کو مناتا ہے بالکل اسی انداز میں وقت کا ایک عظیم المرتبت امام کی منت ساجت کر تا رہا اور لوگ پھٹی آنکھوں سے عشق کا ناز برداریوں کا یہ حیرت انگیز تماشہ دیکھتے رہے یہاں تک کہ کئی بار زبان سے اقرار کر لینے کے بعد امام اہلسنت نے پھر اپنی ایک آخری التجائے شوق پیش کی چوں کی راہ میں خون جگر سے زیادہ وجاہت وناموس کی قربانی عزیز ہے اس لئے لاشعوری کی اس تقصیر کا کفارہ جب ہی ادا ہو گا کہ اب تم پالکی میں بیٹھو اور میں اسے اپنے کندھوں پر اُٹھاؤں۔

اس التجا پر جذبات کے تلاطم سے لوگوں سے دل ہل گئے وفور اثر سے فضا میں چیخیں بلند ہو گئیں ہزار ہا انکار کے بعد عاشقِ جنوں خیز کی ضد پوری کرنی پڑی۔ آہ! وہ منظر کتنا رقت انگیز اور دل گداز تھا جب اہلسنت کا جلیل القدر امام کہاروں کی قطار سے لگ کر اپنے علم فضل، جبہ و دستار اور اپنی عالمگیر شہرت کا سارا اعزاز خوشنودی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گم نام مزدور کے قدموں پر نثار کر رہا تھا۔ شوکتِ عشق کا یہ ایمان افروز نظارہ دیکھ کر پتھروں کے دل پگھل گئے۔ کدورتوں کا غبار چھٹ گیا غفلتوں کی آنکھ کھل گئی اور دشمنوں کو بھی مان لینا پڑا کہ آلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جس کے دل کی عقیدتوں اور اخلاص کا یہ عالم ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس ورافتگی کی اندازہ کون لگا سکتا ہے اہل انصاف کو اس حقیقت کے اعتراف میں کوئی تامل نہیں ہوا کہ نجد سے لے کر سہانپور تک رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخوں کے خلاف احمد رضا رضی اللہ عنہ کی برہمی قطعاً حق بجانب ہے صحرائے عشق کے اس روٹھے ہوئے دیوانے کو اب کوئی نہیں مٹا سکتا۔ وفاپیشہ دل کا یہ غیظ ایمان کا بخشا ہوا ہے۔ نفسانی ہیجان کی پیداوار نہیں۔

ہے ان کے عطر بوئے گریباں سے مست گل　　گل سے چمن ، چمن سے صبا اور صبا سے ہم

امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہٗ کی تحقیق انیق: وہ امام احمد رضا قدس سرہ' جن کی زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر نسبت سے متعلق امر کے بے ادب گستاخ سے لڑتے لڑتے گزری جن کا قلم کبھی نہ بہکا وہ بھی یہی فرماتے ہیں۔ جو عقیدہ کفر رکھے نہ اسے سیّد کہنا جائز ہے اور نہ ہی وہ سیّد صحیح النسب ہے۔

بالجملہ ولید بلید خواہ کوئی پلید ختم نبوت کا ہر منکر عنید صراحۃً جاحد ہو یا تاویل کا مرید مطلقاً نفی کرے یا تخصیص بعید امیری، قاسمی، مشہدی مرید، رافضی غالی وہابی شدید، سب صریح کافر مرتد طرید علیہم لعنۃ العزیز الحمید (ان پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو) اور جو کافر ہو وہ قطعاً سید نہیں، اللہ تعالٰی فرماتا ہے: اِنَّهٗ لَيۡسَ مِنۡ اَهۡلِكَ‌ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ [17] نا اسے سیّد کہنا جائز، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

17) (الھود: 46) ترجمہ: وہ تیرے گھر والوں میں نہیں بیشک اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔

لا تقولوا للمنافق سید فانه ان یکن سیدا فقد استخطتم ربکم عزوجل [18]

(رواہ ابو داؤد و النسائی بسند صحیح عن بریدۃ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ)

یعنی منافق کو سیّد نہ کہ اگر وہ تمہارا سیّد ہو تو تم پر تمہارے رب عزوجل کا غضب ہو۔

روایت حاکم کے لفظ یہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ عزوجل [19]

یعنی جو کسی منافق کو اے سیّد کہے اُس نے اپنے رب عزوجل کا غضب اپنے اوپر لیا۔

بد مذہب سیّد نہیں: (اقول) امر یہی نہیں ہے کہ یہاں صرف اطلاق لفظ سے ممانعت شرعی اور نسب سیادت کا اعضائے حکمی ہو حاشا بلکہ واقعی میں کافر اس نسل طیب و طاہر سے تھا ہی نہیں اگرچہ سیّد بنتا اور لوگوں میں براہِ راست سیّد کہلاتا ہو آئمہ دین اولیاء کاملین علمائے عاملین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین تصریح فرماتے ہیں سادات کرام بحمدِ اللہ تعالیٰ خباثت کفر سے محفوظ و مصمون ہیں جو واقعی سیّد ہے اس سے کبھی کفر نہیں ہو گا۔

قال اللہ تعالیٰ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا (الاحزاب:33)

ترجمہ: اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے نجاست دور رکھے اے نبی کے گھر والوں اور تمہیں خوب پاک کر دے ستھرا کر کے۔

حدیث نمبر ۱: تمام فوائد بزار و ابو یعلی مسند اور طبرانی کبیر اور حاکم بافادہ تصحیح مستدرک میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان فاطمۃ احصنت فحرمھا اللہ وذریتھا علی النار [20]

یعنی بیشک فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی حرمت نگاہ رکھتی تو اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی ساری نسل کو آگ پر حرام کر دیا۔

حدیث نمبر ۲: ابو القاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سألت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطانیھا [21]

یعنی میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہلبیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

فائدہ: یہاں احادیث لکھنے کے بعد تحریر فرمایا کہ نار دو قسم کی ہے، نارِ تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو، اور نارِ خلود کافر کے لئے ہے، اہل بیت کرام میں حضرت امیر المؤمنین مرتضیٰ و حضرت بتول زہرا و حضرت سید مجتبیٰ و حضرت شہید کربلا صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہم و علیہم وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم تا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر، اور اسی طرف کلماتِ اہل تحقیق ناظر، جب تو مراد بہت ظاہر، اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود۔

18) (فتاوی رضویہ، کتاب السیر، 15/727تا731، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

19) ایضاً

20) ایضاً

21) ایضاً

اقوال علماء: شرح المواهب للعلامة الزرقانی میں زیر حدیثِ مذکورہ "انما سمیت فاطمة" ہے:

انما سمیت فاطمة ھی فاما ھی و ابناھا فالمنع مطلق واما من عداھم فالممنوع عنھم نار الخلود، واما ماروٰاہ ابو نعیم والخطیب ان علیا الرضا بن موسیٰ الکاظم ابن جعفر الصادق سئل عن حدیث ان فاطمة احصنت فقال خاص بالحسن و الحسین وما نقلہ الاخباریون عنہ من توبیخہ لاخیہ زید حین خرج علی المامون وقولہ اغرک قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان فاطمة احصنت الحدیث ان ھذا لمن خرج من بطنھا لا لی ولا لک فھذا من باب التواضع وعدم الاغترار بالمناقب وان کثرت کما کان الصحابة المقطوع لھم بالجنّة علی غایة من الخوف والمراقبة والا فلفظ ذریة لا یخص بمن خرج من بطنھا فی لسان العرب ومن ذریتہ داؤد وسلیمٰن الاٰیة وبینھم وبینہ قرون کثیرة فلا یرید ذٰلک مثل علی الرضا مع فصاحتہ ومعرفتہ لغة العرب علی ان التقلید بالطائع یبطل خصوصیة ذریتھا ومحبیھا الا ان یقال للہ تعذیب الطائع فالخصوصیة ان لا یعذ بہ اکراما لھا واللہ اعلم اھ مختصرا [22]

ورأیتنی کتبت علی ھامش قولہ الا ان یقال ما نصہ۔ اقول ولا یجدی فان الوقوع ممنوع باجماع اھل السنة واما الامکان فثابت عند من یقول بہ الی خلاف ائمتنا الماتریدة رضی اللہ تعالیٰ عنھم فانھم یحیلونہ وقد تکلمت فی مسئلة علی ھامش فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت لبحر العلوم بما یکفی ویشفی فانی اجدنی فیھا ارکن وامیل الی قول ساداتنا الاشعریة رحمھم اللہ تعالیٰ ورحمنا بھم جمیعا واللہ اعلم بالصواب فی کل باب [23]

اور بہر حال وہ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) اور ان کے دونوں بیٹے تو منع مطلق ہے اور دوسروں کے لئے خلودِ ممنوع ہے اور اللہ مغفرت کرنا چاہتا ہے ان لوگوں کی جنھوں نے ان میں سے گناہ کیا، فاطمہ رضی اللہ عنہا اور ان کے باپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکریم کے لیئے اور جو ابو نعیم اور خطیب نے روایت کیا کہ علی رضا بن موسیٰ کاظم ابنِ جعفر صادق سے دریافت کیا گیا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی عزت کو محفوظ رکھا تو اس بارے میں انہوں نے فرمایا یہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ خاص ہے اور اخباری علماء نے جو یہ نقل کیا کہ جب ان کے بھائی زید نے مامون پر خروج کیا تو انہوں نے ان کو کی کہ "کیا تمہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول نے مغالطہ میں ڈال دیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا احصنت، یہ قولیہ تو صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو ان کے پیٹ سے نکلے میرے تمہارے لئے نہیں، تو محض یہ تواضع کے طور پر تھا۔ اور مناقب پر اترانے سے بچنا تھا جس طرح کہ وہ صحابہ رضی اللہ عنہما جن کا جنت میں جانا قطعی تھا انتہائی خفف کے عالم میں رہتے تھے ورنہ زبان عرب میں لفظ ذریت صرف پیٹ سے پیدا ہونے والی اولاد پر ہی نہیں بولا جاتا ہے قرآن میں ہے۔ اور انکے ذریت سے داؤد اور سلیمان ہیں حالانکہ ان کے درمیان صدیوں کا فاصلہ تھا تو علی رضا جیسے فصیح و عارف بالغتہ یہ یرادہ نہیں کر سکتے تھے پھر اطاعت گزار کی قید سے مقید کرنا ذریت اور محبت کرنے والوں کی خصوصیت کو باطل کرتا ہے وہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ فرمانبردار کو عذاب دے سکتا ہے تو ان کی خصوصیت یہ کہ ان کا

22) (شرح الزرقاني على المواهب اللدنية بالمنح المحمدية، الفصل الثاني: في ذكر أولاده الكرام عليه وعليهم الصلاة والسلام، 332/4، دار الكتب العلمية، الطبعة: الأولى 1417ھ1996م)

23) (فتاوی رضویہ، کتاب السیر، 732/15تا736، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

فاطمہ رضی اللہ عنہا کی تکریم کی خاطر عذاب نہ دے گا۔ واللہ عالم میں نے الا ان یقال کے حاشیہ پر لکھاہے کہ اس کا کچھ فائدہ نہیں کیونکہ وقوع باجماع اہلسنت ممنوع اور امکان ان لوگوں کے نزدیک ثابت ہے جو امکان کے قائل ہیں ہمارے آئمہ ماتریدیہ اس خلاف ہیں کہ وہ اسے محال سمجھتے ہیں میں نے نوائح الرحموت شرح مسلم الثبوت کے حاشیہ پر یہ مسلئہ کھول کر بیان کر دیا وہاں میں نے اشعریہ کی طرف میلان ان کا اظہار کیا واللہ عالم بالصواب۔

فتاویٰ حدیثیہ امام ابن حجر مکی میں ہے:

ثمَّ إِذا تقرر ذَلِك فمنْ عُلمتْ نسبته إِلَى آل الْبَيْت النَّبَوِيّ والسر الْعلوِي لَا يُخرجهُ عَن ذَلِك عَظِيم جِنَايَته وَلَا عدم ديانته وصيانته، وَمِنْ ثمَّ قَالَ بعض الْمُحَقّقين: مَا مِثَال الشريف الزَّانِي أَو الشَّارِب أَو السَّارِق مثلا إِذا أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَد إِلَّا كأمير أَو سُلْطَان تلطَّختْ رِجْلَاهُ بقذر فَغسله عَنْهُمَا بَعْضُ خَدَمتِهِ، وَلَقَد برّ فِي هَذَا الْمِثَال وحقق، وليتأمل قَول النَّاس فِي أمثالهم: الْوَلَد الْعَاق لَا يحرم الْمِيرَاث. نعم الْكفْر إِنْ فرض وُقُوعه لأحد من أهل الْبَيْت وَالْعِيَاذ بِاللَّه، هُوَ الَّذِي يقطع النِّسْبَة بَين مَنْ وَقع مِنْهُ وَبَين شرفه صلى الله عَلَيْهِ وَسلم، وَإِنَّمَا قلتُ إِنْ فُرِض لأنني أكاد أَن أَجْزم أَنَّ حَقِيقَة الْكُفْر لَا تقع مِمَّن عُلِم اتِّصَال نسبه الصَّحِيح بِتِلْكَ الْبضْعَة الْكَرِيمَة حاشاهم الله من ذَلِك، وَقد أَحَال بَعضهم وُقُوع نَحْو الزِّنَا أَو اللواط مِمَّن عُلِم شرفُهُ فَمَا ظَنك بالْكفْر [24]

یعنی جب یہ بات ثابت ہوگئی تو جس کی نسبت اہلبیت نبوی کی طرف ثابت ہو جائے تو پھر اس کا بڑے سے بڑا گناہ اس کو اس خاندان سے خارج نہیں کرے گا اس لئے بعض محققین نے فرمایا کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شریف یا چور ہو مثلاً جب ہم اس پر حد قائم کر چکیں، مگر جیسے امیر یا بادشاہ کہ اس کی دونوں ٹانگیں گندگی میں لتھڑ جائیں اور اس کا کوئی خادم دھودے اور یہ مثال صحیح دی ہے اور ان جیسے لوگوں کے بارے میں لوگوں کے قول میں غور کیا جانا چاہیئے کہ نا فرمان بیٹا میراث سے محروم نہیں ہوتا ہاں اگر کفر کا وقوع کسی اہلبیت سے فرض کیا جائے العیاذ باللہ تو یہ حضور سے نسبت کو قطع کر دے گا اور میں نے "فرض کیا جائے کا لفظ اس لئے کہاہے کہ حقیقت کفر اس سے صادر ہو ہی نہیں سکتی جس کا صحیح نسب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے متصل ہو بعض نے زنا اور لواطت جیسے افعال کے وقوع کر شرفاء سے محال جاناہے تو پھر کفر کا کیا ٹھکانہ؟؟

امام الطریقه لسان الحقیقه شیخ اکبر رضی اللّٰہ عنه فتوحات مکیه باب ۲۹ میں فرماتے ہیں:

لما كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عبدا مخصا قد طهره الله و اهل بيته تطهيرا واذهب عنهم الرجس وهو كل ما يشينهم فهم المطهرون بل هم عين الطهارة فهذه الأية تدل على ان الله تعالىٰ قد شرك اهل البيت مع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى قوله تعالىٰ ليغفر لک الله ما تقدم من ذنبک وما تأخر، و اى وسخ وقذر من الذنوب فطهر الله سبحانه نبيه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بالمغفرة ممّا هو ذنب بالنسبة الينا فدخل الشرفاء اولاد فاطمة كلهم رضى الله تعالىٰ عنهم

24) (الفتاوى الحديثية لابن حجر الهيتمي. مطلب في قوله تعالىومن الأرض مثلهن يتنزل الأمر بينهن، 119/1 الي 120، رقم: 128، دار الفكر لا يوجد)
(فتاوى رضويه، كتاب السير، 732/15تا736، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

الی یوم القٰیمة فی حکم ھذہ الاٰیة من الغفران الی اٰخر ما افادوا جادو ثمہ کلام طویل نفیس جلیل فعلیک بہ رزقنا اللہ العمل بما یحبہ ویرضاہ اٰمین![25]

چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے تھے اللہ نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے اہلبیت کو پاک کر دیا تھا اور ان سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور رکھا تھا تو وہ ہی مطہر ہیں بلکہ عین طہارت ہیں تو آیات دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے (لِّيَغۡفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡۢبِكَ وَ مَا تَاَخَّرَ) میں آپ ﷺ کے ساتھ آپ کے اہل بیت کو بھی شامل کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مغفرت کے ذریعے ہر اس چیز سے پاک کر دیا ہے جو بہ نسبت ہماری گناہ ہے تو اس حکم میں اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا اور تمام اہل بیت شامل ہو گئے جیسے سلمان فارسی اور یہ حکم قیامت تک ہے اس پر انھوں نے بڑا نفیس اور بہترین کلام کیا، وہاں اس کا مطالعہ کیا جائے اللہ ہمیں اپنی پسند کے عمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جو کلمہ گو منکر ضروریات دین سیّد کہلاتا ہے ضرور قصداً سیّد بن بیٹھا ہے یا کسی اور وجہ سے انتساب میں خطا ہے۔

اگر کہے بعض کٹر نیچری بیشمار اشد غالی رافضی بہت سچّے ملحد جھوٹے صوفی کچھ ہفت خاتم شش مثل والے وہابی غرض بکثرت کفار کہ صراحةً منکرین ضروریات دین ہیں سید کہلاتے میر فلاں لکھے جاتے ہیں۔ [26]

اپنے منہ میاں مٹھو: سیّد کہلانے سے واقعیت تک ہزاروں منزل ہیں نسب میں اگرچہ شہرت پر قناعت وَالنَّاسُ اُمَنَاءُ عَلٰى اَنْسَابِهِم۔ [27](یعنی لوگ اپنی نسبوں کے امین ہیں۔) مگر جب خلاف پر دلیل قائم ہو۔ تو شہرت پر قناعت نامقبول و علیل اور خود اس کے کفر سے بڑھ کر نفی سیادت اور کیا دلیل درکار کافر نجس ہے۔

قال اللّٰہ تعالیٰ : اِنَّمَا الۡمُشۡرِكُوۡنَ نَجَسٌ [28] اور سادات کرام طیب و طاہر قال اللّٰہ تعالیٰ : وَيُطَهِّرَكُمۡ تَطۡهِيۡرًا [29]

اور نجس و طاہر بہم متبائن ہیں کہ ایک شئے پر معاً ان کا صدق محال جب علمائے کرام تصریح فرما چکے ہیں کہ سیّد صحیح النسب سے کفر واقع نہ ہو گا اور یہ شخص صراحةً کافر تو اس کا سید صحیح النسب نہ ہونا ضرورةً ظاہر اب اگر اس نسب کریم سے انتساب پر کوئی سند معتمد نہ رکھتا ہو تو امر آسان ہے ہزاروں اپنی اغراضِ فاسدہ سے براہِ دعوٰے سیّد بن بیٹھے۔

غلہ تا ارزاں شود امال سید می شوم۔ یعنی غلہ سستا جب میں ابھی سے سید بنتا ہوں۔

دلیل جلیل ساطع کہ عقیدہ کفریہ رکھنے والا ھرگز صحیح النسب نہیں:

25) (الفتوحات المكية، الباب التاسع والعشرون في معرفة سر سلمان الذي ألحقه بأهل البيت الخ، 298/1، دار الكتب العلمية، بيروت)
(فتاوی رضویہ، کتاب السیر، 732/15تا736، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

26) (فتاوی رضویہ، کتاب السیر، 737/15تا739، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

27) (فتاوی رضویہ، کتاب السیر، 578/29تا588، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

28) (التوبة:28) ترجمہ: مشرک نرے ناپاک ہیں۔

29) (الاحزاب:33) ترجمہ: (اے نبی کے گھر والو کہ تم سے) ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

رافضیوں کے یہاں تو یہ بائیں ہاتھ کا کھیل ہے آج ایک رذیل سارذیل دوسرے شہر میں جاکر رفض اختیار کرے کل ہی میرے صاحب کا تمغہ پائے تو فلاں کافر سے کیا دور ہے کہ خود بن بیٹھا ہو یا اس کے باپ دادا کسی نے ادعائے سیادت کیا اور جب سے یوں ہی مشہور چلا آتا ہے اور اگر بالفرض کوئی سند بھی ہو تو اسی پر کیا دلیل ہے کہ یہ اسی خاندان کا ہے جس کی نسبت یہ شہادت نامہ ہے علامہ محمد بن علی صبان مصری **اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفیٰ و فضائل اھل بیت الطاھرین** میں فرماتے ہیں:

و من این تحقق ذٰلک لقیام احتمال زوال بعض النساء و کذب بعض الاصول فی الانتساب (30)

یعنی کیونکہ بعض عورتوں کا زوال ممکن ہے اور احتساب میں بعض اصول کا بھی ممکن ہے یہ وجوہ ہیں ورنہ حاشا اللہ کفر ہزار ہاہزار حاشا اللہ نہ بطن حضرت بتول رضی اللہ عنہا میں معاذ اللہ کفر و کافری کی گنجائش نہ جسم اطہر سیّد۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی پارہ کتنے ہی بعد پر عیاذ باللہ دخول نار کے لائق الحمد للہ یہ دور دلیل جلیل واجب التعویل ہیں کہ کوئی عقیدہ کفریہ والا رافضی وہابی متصوف نیچری ہرگز سیّد صحیح النسب نہیں۔

دلیل اول: تین قیاس پر مشتمل:

قیاس نمبر ۱ ﴾ یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر نجس۔

نتیجہ: یہ شخص نجس ہے۔

قیاس نمبر ۲ ﴾ ہر سیّد صحیح النسب طاہر ہے اور کوئی طاہر نجس نہیں۔

نتیجہ: کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

قیاس نمبر ۳ ﴾ اب یہ دونوں نتیجے ضم کیجئے یہ شخص نجس ہے اور کوئی سید صحیح النسب نجس نہیں۔

نتیجہ: یہ شخص سیّد صحیح النسب نہیں قیاس اول کا صغریٰ مفروض اور کبریٰ منصوص اور دوم کا صغریٰ منصوص اور کبریٰ بدیہی تو نتیجہ قطعی۔

دلیل دوم: قیاس مرکب یہ بھی تین قیاسوں کو متضمن یہ شخص کافر ہے اور ہر کافر مستحق نار ہے۔

نتیجہ:

- یہ شخص مستحق نار ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کا کوئی پارہ مستحقِ نار نہیں۔
- یہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اقدس کا پارہ نہیں اور ہر سید صحیح النسب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس کا پارہ ہے۔
- یہ شخص سیّد صحیح النسب نہیں۔.

پہلا کبریٰ منصوص قرآن اور دوسرے کا شاہد ہر مومن کا ایمان اور تیسرا عقلا و فقہا واضح البیان یہ تلخیص ہے کہ امام اہل سنت مجدد دین و ملت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے مضمون جزاؤ اللہ عدوہ باب نہ ختم النبوۃ کی۔

---

30) (اسعاف الراغبین فی سیرۃ المصطفٰی وفضائل اہل البیت الطاہرین، محمد بن علی صبان مصری)

(فتاوی رضویہ، کتاب السیر، 737/15تا739، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

سیّدُنا مخدوم جھانیان جھاں گشت صلی اللہ علیہ وسلم: جد السادات فی الہند والسند سیّدُنا مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری اوچی قدس سرہ کا فرمان۔

یکے شبے درخواب دیدم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) یکے شبے درخواب دیدم مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم)

سیدان شیعه اولاد تو اند گفت لا واللہ واللہ لا

یعنی ایک رات میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر عرض کی کہ اے حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیے یہ شیعہ جو سیّد کہلاتے ہیں آپ کی اولاد میں سے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم ہر گز ہر گز یہ میری اولاد میں سے نہیں۔

مولانا نبی بخش حلوائی مرحوم لکھتے ہیں کہ شیعہ بوجہ کفر اسلام سے خارج ہو گئے وہ سادات سے بھی بائیکاٹ ہو گئے کیونکہ جب کوئی عضو گندہ ہو جائے تو اس کو ڈاکٹر کاٹ دیا کرتے ہیں اور کفر سے نسبت اسلامی قائم نہیں رہتی۔(الخ)

فتویٰ حضرت سراج الفقہاء رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت علامہ مولانا سراج احمد مکھن بیلوی ثم خانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی فقاہت کا اعتاف نہ صرف اہلِ سنت کو ہے بلکہ مخالفین بھی آپ کی تحقیق کے سامنے سر جھکائے بغیر نہیں رہ سکتے برِ صغیر میں مجدد دین وملت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رضی اللہ عنہ کی فقاہت کے بعد اگر کوئی فقیہ عالم دین تھا تو وہ آپ کی ذات بابرکات تھی آپ کے قلمی فتاویٰ[31] سے فقیر اویسی غفرلہٗ نے یہ فتویٰ نقل کیا ہے صرف عربی عبارت لکھی ان کے تراجم نہیں لکھے اس لئے اکثر تراجم گزشتہ اوراق میں آچکے ہیں۔ یاد رہے کہ آپ کے دو معاصر اور آپ کے پیر بھائی علماء کرام تھے بلکہ پیر طریقت اور ہزاروں مریدین کے صاحب ارشاد تھے ان کا محاکمہ کوئی معمولی بات نہ تھی لیکن بفضلہ تعالیٰ دونوں اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کو چودھویں صدی کا مجدد برحق مانتے اور ان کے بعد فقاہت میں استاذی المعظم سیدی سراج الفوہار حمۃ اللہ علیہ فقیہ کو جانتے تھے اسی لئے آپ کی تحریر ذیل نے ان کے اختلاف کو ختم کر دیا وہ فتویٰ یہ ہے۔

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء شریعت اس مسئلہ میں کہ مولوی غلام رسول کہتا ہے کہ سادات شیعہ امامیہ جو علاوہ سب ششم اصحاب کرام کے قذف (نعوذ باللہ) امنا عائشہ رضی اللہ عنہا قرآن شریف کو بیاض عثمانی وغیرہ کے مدعی ہر کر منکر ضروریاتِ دین ہیں اس لئے ان سے سلام، کلام، میل جول، ناطہ رشتہ ذبیحہ وغیرہ سب حرام ہیں ان کا حکم، حکم مرتدین کا ہے مولوی محمد یار ساکن گڑھی اختیار خان کہتا ہے چونکہ یہ سادات ہیں اس لئے واجب التعظیم مصداق وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا[32] اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى[33] اور مانند بدین اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ[34] این مستوا بالفتوحات وغیرہ من کتب التصوف میں بموجب شرع شریف فتویٰ غلام رسول صحیح ہے یا مولوی محمد یار؟

---

31) قلمی مسودہ از پر اراں شریف رحیم یار خان

مملوکہ مولانا محمد حنیف صاحب مدرس آستانہ عالیہ پر اراں شریف

32) (الاحزاب:33) **ترجمہ:** (اے نبی کے گھر والو کہ تم سے) ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب ستھرا کردے۔

33) (الشوریٰ:23) **ترجمہ:** مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے۔

34) (صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب غزوة الفتح، 265/5، الحديث: 3305، دار الغرب الإسلامي–بيروت، سنة النشر: 1998م)

(سنن الترمذي، كتاب تفسير القرآن، باب: ومن سورة الممتحنة، 145/5، الحديث: 4274، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

الجواب: فتویٰ مولوی غلام رسول صاحب صحیح ہے فتوحات جزاول باب ۲۱ میں صرف یہ ہے کہ حق پاک نے اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی آل کو بھی شامل کر کے یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا فرمایااور قولہ علیه الصلواة والسلام یعنی لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى[35] کے ذریعہ ہدایت فرمائی کہ سادات اگرچہ تیرا مال حضب کریں عزت برباد کریں قتل کریں تو نہ اس کی غیبت کر و نہ دل میں بغض بلکہ ان کا فعل مثل فعل تقدیر کے سمجھ کر معافی دے دو تا کہ عند اللہ درجہ عظمی پاؤبقولہ فکذا ينبغي أن يقابل المسلم جميع مايطرأ عليه من أهل البيت في ماله ونفسه و عرضه وأهله و ذويه، فيقابل ذلک كله بالرضى والتسليم والصبر الخ[36]

خلاصه: مرزائی، وہابی، رافضی، نیچری منکر ضروریات دین سید کا فرواجب التحقیر ہے۔(مُلَخَّصاً ۸/٦)

فائده: چونکہ فتویٰ سراج الفقہاطویل ہے تخلیص کے طور پر لکھ دیا۔

خاتمه: آل الحسنین رضی اللہ عنہما میں خونِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اسے اهل بيت من حيث الذرية کا شرف حاصل ہے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ ایک اولاد کا سلسلہ نسل بیٹوں سے چلتا ہے میر اسلسلہ نسل فاطمہ رضی اللہ عنہا سے چلے گا اور قائدہ ہے کہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دونوں نسبتوں سے تعلق ہو اس پر آتش دوزخ حرام ہے بلکہ دُنیوی آگ کے اثرات سے بھی محفوظ۔ مثلاً آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے دستر خوان سے ہاتھ پونچھے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ ہمیشہ پانی سے نہیں بلکہ آگ میں ڈالنے سے صاف فرمایا کرتے تھے (خصائص) ۔ [37] ایسے ہی جس آٹے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک لگ گیا تھا وہ آٹا تنور کی آگ سے محفوظ رہا۔ ایسے ہی جن بینوں کا آپ نے بچپن میں دودھ نوش فرمایا وہ دولتِ اسلام سے نوازیں گئیں۔ اس طرح سے آتش جہنم سے محفوظ رہیں۔ اسی قائدے پر اہلسنت کے نزدیک آپ کے والدین ماجدین و دیگر اُمہات وجدات واجداد تا آدم و حوا علی نبیناو علیہم السلام کو ایمان کی دولت سے سرفراز مانا جاتا ہے تفصیل کے لئے دیکھئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل ستہ اور امام احمد رضا مجدد اعظم رضی اللہ عنہ کا رسالہ "شمول الاسلام" ان کے فیض سے فقیر کی کتاب "ابوینِ مصطفیٰ" جب صحیح النسب سید کا یہ حال ہے تو پھر اس کی بد مذہبی تو اسے دوزخ میں لے جائے گی جیسا کہ فقیر نے سطور مذکورہ میں مفصل و مدلل لکھا ہے پھر جب بد مذہبی کسی غریب کو مستحق نار بنا چکی ہے اب اس کی تعظیم و تکریم کیسی جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اذا قال الرجل للمنافق يا سيد فقد اغضب ربه عزوجل[38] (رواہ ابوداؤد ونسائی بسند صحیح)

یعنی اے سیّد تو اپنے رب کا غضب اپنے سر پر لیا۔

لطیفه اُویسیه: ہمارے دور میں اکثریت کی عادت بن گئی ہے اور بنتی جارہی ہے کہ رب تعالیٰ ناراض بیشک ہو لیکن بد مذہب ناراض نہ ہو یاری کے نشے میں بد مذہب سے ہر طرح کی دوستی اور تعظیم و تکریم واعزاز واکرام کا خوب سے خوب تر جاری ہے دوسری طرف یہ غضب کے اپنے مسلک کے بڑوں کے ساتھ بغض وعداوت اور دشمنی بلکہ ہر وات لڑائی اور جھگڑا۔ اللہ اسلام کی سمجھ دے آمین۔

---

35) (الشوری: 23) **ترجمه:** میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے۔

36) (الفتوحات المكية، الباب التاسع والعشرون في معرفة سر سلمان الذي ألحقه بأهل البيت الخ، 299/1، دارالکتب العلمیة، بیروت)

37) (الخصائص الكبرى، باب الآيات في النار، فائدة في عدم احتراق المنديل الذي الخ، 134/2، دار الکتب العلمیة، بیروت)

(مثنوی مولانا روم (مترجم)، دفتر سوم، ص58، مرکز الاولیاء لاہور)

38) (فتاوی رضویه، کتاب السیر، 727/15تا731، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

آخری گزارش: سادات کرام کی تعظیم و تکریم ضروری لازمی ہے خواہ وہ عملاً جیسا ہو لیکن بد مذہب سیّد نہیں ہوتا اس کی تحقیر و تذلیل ضروری ہے۔ فقیر کی التجا ہے کہ سادات کرام پر لازم بھی ہے کہ وہ اپنے جد امجد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں عقائد اہلسنت سے منہ نہ ہٹائیں اور بد عملی سے پرہیز کریں تاکہ بد علمی کی وجہ سے انگشت نمائی نہ ہو جس سے اس کا انجام برباد ہو تو سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح اپنی اولاد سے پیار فرماتے ہیں اس سے بڑھ کر امت سے شفقت اور رحمت فرماتے ہیں قرآن مجید کی نص شاہد ہے:

عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (39)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بامطابق ۱۲ جون ۱۹۸۸ء

39) (التوبة: 128) **ترجمہ:** جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔